41620 ـ بزنس كمپنى ميں شراكت كرنے كے حكم كا اختصار

سوال

مجھے بزنس كے معاملہ ميں شريك ہونے كى پيشكش كى گئى ہے، ليكن اس ميں كچھ غموض اور پوشيدگى سى ہونے كى بنا پر ميرا دل كچھ تذبذب كا شكار ہے، ميں يہ جاننا چاہتا ہوں كہ آيا ميرے ليے اس معاملہ ميں شراكت جائز ہے كہ نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مذكورہ بالا اور اس طرح كى دوسرى كمپنياں جو اس طرح كے طريقہ كار قائم كى گئى ہوں شراكت جائز نہيں، كيونكہ اس ميں شراكت كرنے والوں كے ساتھ جوا و قمار بازى اور دھوكہ وفراڈ اور لوگوں كو ايسى چيز پر ابھارنا ہے جس كى انہيں ضرورت ہى نہيں، اور باطل طريقہ سے مال بٹورنا اور كھانا ہے، اور اس ليے بھى كہ جہالت اور دھوكہ وفراڈ پايا جاتا اور عدل وانصاف سے پہلو تہى برتى جاتى ہے.

اور اگر ہم يہ سوال كريں كہ بزنس كمپنى كے ساتھ معاملہ ميں داخل ہونے والے اكثر لوگوں كا قصد اور ارادہ كيا ہوتا ہے؟

كيا معاملہ كى پہلى قسم ميں پائے جانے والے پروگرام سے استفادہ ہے؟ يا كہ دوسرى قسم ميں ماركيٹنگ كے مسئلہ ميں تيز اور بڑى اور چكا چوند دھوكہ دينے والى كمائى حاصل كرنا ہے؟ !

بلاشبہ اس كا جواب يہى ہے كہ: اكثر لوگوں كا مقصد ماركيٹنگ كى شق ميں داخل ہونا ہے، اور اس طرح ماركيٹنگ كے پرمٹ حاصل كرنے كے ليے جو سو ڈالر ادا كيے جاتے ہيں وہ جوا اور قمار بازى ہے، وہ سو ڈالر ادا كرتا ہے اور پھر اسے علم ہى نہيں اس سو كے مقابلے ميں اسے كتنے مليں گے، كيا وہ قليل ہيں يا زيادہ، اور كيا وہ جلد مليں گے يا دير ميں.

پھر اس طريقہ پر معاہدے كى پيشكش كرنا اس ميں داخل ہونے والے غافل قسم كے لوگوں كو دھوكہ دينا ہے اور سبز باغ دكھانا اور يہ اميد دلانى ہے كہ اس كا بيلنس طرفين كے مابين اور طويل ہو گا.

مجھے ايك شخص نے شكايت كى كہ وہ (40000) چاليس ہزار ريال ادا كرنے كى غلطى كر كے مشكل ميں پھنس چكا ہے تا كہ وہ مختلف نمبروں كے ذريعہ اپنے نام كے بہت سے معاہدے حاصل كر سكے، پھر اسے كچھ بھى واپس

نہیں ملا جس سے وہ مال پورا کر سکے جو اس نے قرض حاصل کر کے بزنس کمپنی کو دیا تھا.

اور ہم بہت سارے نوجوانوں سے اس کمپنی میں شریك ہو کر بہت جلد مالدار بننے کی پکار اور شور سنتے ہیں، وہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے کیا وہ صحیح ہے...

اور پھر اگر انہوں نے بڑا مال کما بھی لیا تو یہ مال ان دوسرے غافل قسم کے لوگوں کے مال پر ہے جنہیں وہ بطور کسٹمر لا کر اس لڑی میں اپنی جانب سے پرو دیتے ہیں، اور جنہیں وہ لاتے ہیں آخر میں انہیں نہیں پاتے تا کہ وہ اس لڑی اور لائن کو لمبا کر سکیں، تو پھر ایك مومن شخص اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے حساب پر خود مالدار بنتا پھرے.

اور اس معاملے کو حل کرنے کے لیے کمپنی نے ایك حیلہ اختیار کر رکھا ہے جس سے وہ ان مسکین لوگوں میں سے کئی ایك کو اس کام میں دوبارہ لاتی ہے، تا کہ اس کی کمائی زیادہ ہو اور ان لوگوں کے مال پر وہ اسے ڈبل کرسکیں وہ اس طرح کہ ایك برس کے بعد وہ نئی رقم کے ساتھ پہلے معاہدہ پر ہی دوبارہ شراکت کرتے ہیں, اور اسی طرح ہی .

اور یہ لوگ اس دھوکہ کو ایك ایسی مٹھاس کے غلاف میں چھپاتے ہیں جسے نیا پروگرام اور سابقہ پروگرام کا نیا ایڈیشن رکھتے ہیں، حالانکہ یہ تجدید کئی ایك معین پروگراموں یا تجدایدت کے ساتھ غیر مضبوط ہوتی ہے.

اس کی مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40263) کا علمی اور تفصیلی جواب ضرور پڑھیں.

واللہ اعلم .